جناب حزیں صدیقی

نعت

اچھے رہے وہ لوگ جہان خراب میں
جو آگئے پناہ رسالتمآب ﷺ میں

صحابہؓ ہیں باریاب خدا کی جناب میں
کوئی نہیں کلام ترے انتخاب میں

الجھاؤ کیا ہے عرش رسا کے نصاب میں
کیوں لوگ الجھ رہے ہیں سوال و جواب میں

کیا وقت آگیا ہے کہ شب زندہ دار بھی
بیدار ساعتوں کو گنواتے ہیں خواب میں

تمیز اٹھ گئی ہے حلال و حرام کی
کوئی نہیں ہے فرق گناہ و ثواب میں

پھر شور نسل و رنگ و زباں ہے چار سو
پھر ہے نگار خانۂ فطرت عذاب میں

پگڈنڈیوں میں ہوگیا تقسیم کارواں
منزل ہے گم فریب نظر کے نقاب میں

اے ابر التفات خدا کے لئے برس
تحلیل ہو رہے ہیں مسافر سراب میں

(بقیہ اداریہ)

قبضہ کیا۔ گوردوارہ گرایا گیا۔ مگر اس جوش و خروش کا مسلمان قوم کو کیا ثمر ملا؟ پاکستان میں مندر دوبارہ تعمیر کرانے پڑے۔ ان میں آباد ہزاروں مسلمان اجڑ گئے۔ قبضہ گروپ نے قبضے کئے۔ بھارت میں مسجدیں نہیں بنیں۔ مسلمان جو شہید کر دیے ان کا کچھ نہ بنا۔ اے کاش! ہم سوچنے سمجھنے اور تدبیر سے کام لینے کے عادی ہو جائیں اور اے کاش ہمارے جن سنگھی سیاست دان حادثات پر اپنے اقتدار کا تخت نہ بچھائیں۔